شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی دینی و ملی اور سیاسی خدمات

—— مولانا سعید الرحمن دیروی ——

حضرت شیخ الحدیث قدس اللہ سرہ کو اللہ تعالیٰ نے صفات عدیدہ جمیلہ سے نوازا تھا۔ بیک وقت محدث، مفسر، متکلم، نحوی، صرفی، منطقی اور اس کے ساتھ ملکی معاملات میں سب سے بڑا حاذق اور باخبر سیاستدان جس میدان میں جس کام کے کرنے میں لگے ہے اللہ نے ان کو کامرانی نصیب فرمائی ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ جس کا نظریہ اللہ کے قدرت غیبی پر ہو اللہ وہی معاملہ فرماتے ہیں۔ حدیث قدسی کا مفہوم ہے "میں بندہ سے وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے"، حضرت مولانا صاحب اخلاص وللہیت کے پیکر اور عبدیت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، تواضع میں تو آپ کا کوئی نظیر نہیں۔ گفتگو کے وقت میں حکمت و دانائی کا سرچشمہ تھے۔ ایک لمحہ دیکھا جاتا عمر بھر ان کے مجلس میں بیٹھنے کا دل خواہشمند ہوتا۔ ہر قسم کے لوگوں سے میل ملاپ کا اللہ نے ڈھنگ سکھایا تھا۔ ہر جگہ ہر حال ہر آن میں حضرت شیخ الحدیث رح کو اللہ نے رفعت و بلندی سے نوازا تھا۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ،

علماء کرام کو ہر دور میں اللہ نے دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے چنا ہے اور یہی انبیاءؑ کے وارث ہیں۔ جس دور میں دین الٰہی اور سیاست رحمانی کے خلاف کسی نے بات کی ہے علماء حق نے ان کا مقابلہ کر کے خس و خاشاک کر دیا ہمارے شیخ الحدیث رح نے بدعات کے مٹانے، خاکسار تحریک کے دبانے اور تحریک نظام مصطفیٰ ؐ کو عام کرنے کے لئے جو اقدام کیا تاریخ میں سنہری الفاظ سے لکھنے کے قابل ہے

علماء حق کا اصل کام اسلام کی بالادستی، اسلامی معاشرہ کا قیام اور حکومتی قوانین کو اسلامی سانچہ میں ڈالنے کے لئے محنت اور تگ و دو ہے اور یہ عین جہاد اسلامی ہے اس وجہ سے ان حضرات نے اسمبلی کے اندر جا کر اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے ایوانوں میں ببانگ دھل اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے آواز بلند کی تاکہ عنداللہ بری الذمہ قرار دیا جائے۔

جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث رح نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا "طویل غور و خوض کے بعد مجھے خیال آیا کہ واقعی اسمبلی میں جا کر دین کے حق میں کم از کم آواز تو اٹھا سکوں یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی کی تائید میں تو ہاتھ کھڑا کر سکوں اور اتنا کر سکنے کے باوجود بھی اس پر خطر میدان میں شرکت سے محض اپنی عافیت و سلامتی کے خیال سے گریز کروں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن باز پرس فرمائیں تو کیا منہ دکھاؤں گا"

حضرت مولانا صاحب نے کارہائے نمایاں انجام دی ہیں سب سے بڑا کارنامہ اسمبلی میں مسلمان کا متفقہ تعریف پیش کرتا ہے جب اسمبلی میں حزب اقتدار کی طرف سے یہ بات پیش آئی کہ علماء تو مسلمان کی تعریف پر متفق نہیں تو حضرت شیخ الحدیث رح نے اپنی تقریر میں اس کا جواب دے کر مسلمان کی تعریف کی جو سب مکاتب فکر کے ہاں قبول ہو کر سراہا گئی، حضرت شیخ الحدیث رح نے فرمایا "کہ لفظ مسلم یہ بے معنی لفظ نہیں ورنہ تو سارے نفوس مسلمہ ایک بے معنی لفظ کے مصداق رہ جائیں گے" اور اس کی تعریف اور معنیٰ میں علماء کے اختلاف ذکر کرنے کی بات بالکل جھوٹ اور مغالطہ ہے، فرمانے لگے "عربی میں اسلام اور ایمان کی تعریف یہ ہے "التصدیق بما جاء به النبیؐ" اردو میں یہ ہے کہ وہ شخص جو وحدانیت پر یقین رکھتا ہو اور کتاب و سنت اور ضروریات دین کی تصدیق کرتا ہو اور حضورؐ کو آخری نبیؐ مانتا ہو، بایں معنی کہ آپؐ کے بعد کسی شخص کو نہ بروزی نہ ظلی نہ تبعی نہ مستقل نبوت مل سکتی ہے جس طرح دنیا میں آخری اور سب سے کامل روشنی آفتاب کی ہے اس سے اوپر کوئی روشنی مادیات میں نہیں اور نہ ضرورت ہے اس طرح نبوت کا سلسلہ آپؐ کی ذات اقدس پر کمال تک پہنچا نبی اکرمؐ نے فرمایا

میں آخری نبیؐ ہو میرے بعد کوئی نبیؐ آنے والا نہیں نبی اکرمؐ کا الشمس فی نصف النہار ہے ان کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

کتاب و سنت اور ضروریات دین کا وہی مفہوم ہوگا جس پر خیر القرون کا اتفاق رہا ہو یعنی اب کوئی شخص صلوٰۃ و زکوٰۃ کا معنی اپنی طرف سے نہیں کر سکتا نبی اکرمؐ، صحابہ رض، تابعین کے دور میں جو مفہوم تھا، ان تمام مفاہیم کو اسی طریق پر ماننا "یہ ہے مسلمان"

اس تعریف کے کرتے ہوئے جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سوالیہ انداز سے پوچھا تو حزب اختلاف میں موجود سارے ارکان نے اتفاق کا اظہار کیا اس کے بعد مختلف ماہناموں نے حضرت رح کے اس تعریف کرنے پر اداریے لکھے اور داد دی اور حکومتی ٹولہ کے اس غلط پروپیگنڈے کو ختم کر ڈالا۔

حضرت شیخ نے آئین سازی کے موقع پر یہ ترمیم پیش کی کہ، صدر کم از کم چالیس سال کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے اس تحریک پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان اسلامی ملک ہے اور اسلامی مملکت کا معنی یہ ہے کہ اس کا قانون و نظام سب کچھ شریعت کے مطابق ہو چونکہ پیغمبرؐ اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے اور پیغمبرؐ کا نائب خلیفہ اور امیر ہوتا ہے، امیر سب کچھ کا ذمہ دار ہوتا ہے، فوج آئین اور ملک کے داخلی و خارجی نظام کے استحکام اور اندرونی و بیرونی فسادات کا ذمہ دار وہی ہوتا ہے تو چالیس سال اس لئے ضروری ہے کہ انبیاءؑ کو نبوت اسی عرصہ میں ملی ہے اسی مدت کے اندر عقل پختہ ہو جاتا ہے اس سے کم عمر میں

انسان کھانے پینے میں لگا ہوتا ہے ناپختہ ذہن اور ناتجربہ کار ہوتا ہے لہٰذا اس سے کم یا زیادہ عمر مناسب نہیں، مرد ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ مرد مرکز شجاعت ہوتا ہے جو ہر موقعہ پر حفاظت کر سکتا ہے داد شجاعت دے سکتا ہے ہر مورچہ پر پہنچ سکتا ہے صنف نازک یہ کام نہیں کر سکتا۔ حضرت نے صدر کی معزولی کے لئے اعتقادی خرابی کو بھی ضروری قرار دیتے ہوئے فرمایا "کہ جسمانی یا دماغی نااہلیت کی بناء پر اگر صدر کو معزول کیا جا سکتا ہے" تو گزارش ہے کہ اس کے ساتھ یہ لفظ بھی بڑھایا جائے کہ "اعتقادی خرابی کی بناء پر بھی معزول کیا جا سکتا ہے۔"

حلف نامہ میں جو اعتقادی امور مذکور ہے اگر اس میں خرابی ہو تو معزول کیا جائے گا کیونکہ صدر ہونا ایک اہم عہدہ ہے لہٰذا اعتقادی طور پر صحیح ہونا ضروری ہے۔

حضرت شیخ الحدیثؒ کے ساری تحریکات اسلامیہ کا احصاء دشوار ہے سب سے معرکۃ الآراء تحریک شریعت بل کا معرکہ تھا جس کی بدولت حضرت مولانا صاحبؒ کو "قائد شریعت" کا عظیم خطاب ملا، احقر کی طالب علمی کے زمانہ میں جب حضرت شیخ الحدیثؒ اپنے ضعف اور پیرانہ سالی کے باوجود اس مقدس مشن کے کامیاب کرنے کے لئے مانسہرہ تشریف لے آئے اور مرکزی جامع مسجد میں علاقہ کے ایک بڑے اجتماع کے سامنے اپنے اس آنے کا مقصد بیان کیا تو سب نے لبیک کی صدائیں بلند کی۔

وہ منظر ایک عجیب کیفیتوں والا تھا چاروں طرف انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا آ رہا تھا۔ علماء، طلباء، عوام و خواص سب کی نظریں حضرت پر تھی۔ حضرت مولانا اجمل خان صاحب لاہوری نے بیان کے بعد مجمع علماء کے سامنے حضرت شیخ الحدیثؒ کو "قائد شریعت" کے خطاب سے نوازا تو سارے مجمع نے تائید کی بعد میں سب نے حضرت مولاناؒ سے بیعت کی چونکہ سب کے ساتھ ہاتھ ملانا ممکن نہ تھا اس لئے چادروں کو لمبا کر کے اس طرح بیعت کیا گیا۔

آج بحمد اللہ حضرت اپنے قبر اطہر میں خوش ہوں گے کہ ان کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا ایوان کی آواز بن گئی اور ہر جگہ شریعت بل کا غلغلہ ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی کی شاہکار تصنیف

ارباب علم و کمال اور پیشۂ رزق حلال

مشاہیر زعماء اور اکابر علماء اُمت کی نظر میں

- اس کتاب سے علم اور اہل علم کی عزت بڑھے گی، نسلی امتیازات اور قومی عصبیتوں کا خاتمہ ہوگا۔ (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق)
- ہماری معلومات کی حد تک اس موضوع پر مستقل تصنیف جدید طرز تحریر اور دلچسپ انداز تعارف میں مولانا عبدالقیوم حقانی کو سبقت اور اولیت کا شرف حاصل ہے۔ (شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید)
- اسکی اہم خوبی زبان کی دلکشی، انداز و اسلوب کی رعنائی، طرز تحریر کی سلاست، روانگی اور شگفتگی ہے۔ (مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ)
- علامہ سمعانیؒ سے ملاقات کا تریاق ملت کے احیاء و بقاء کا سبب بن سکتا ہے۔ (مولانا افتخار فریدی بھارت)
- کسب حلال بصدق مقال، حسن اعمال اور خیر المال کا حسین امتزاج اور گرانقدر علمی تحفہ۔ (حضرت علامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی)
- کتاب اتنی دلچسپ کہ مطالعہ مکمل کیے بغیر دوسرا کام نہ کر سکا۔ (حکیم محمد سعید چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی)
- مولانا عبدالقیوم حقانی نوجوان علماء میں بحمد اللہ موفق من اللہ ہیں۔ انداز تحریر سلیس، دلکش اور سلجھا ہوا ہے۔ اس کتاب میں جدید طرز اور اچھوتے انداز میں اپنے موضوع کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)
- "الانساب" کے نادر موضوعات کا خلاصہ اور نچوڑ۔ (شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان ایم اے)
- پاکستان میں دو شخصیتوں کیلئے خصوصیت سے دعا کیا کرتا ہوں جن میں ایک "ارباب علم و کمال" کے مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی ہیں۔ (شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر)
- یہ کتاب بلاشبہ بہترین معلومات کا ذخیرہ اور عجائب و غرائب کا مجموعہ ہے پھر اس پر حقانی صاحب کی تحریر سونے پر سہاگہ۔ (مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی)
- ایک بہترین نرالی اور شاہکار تصنیف۔ (مولانا حافظ انوار الحق نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ)
- عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق اردو دان طبقہ کیلئے ایک اللہ والا تحفہ، اس سے علامہ سمعانیؒ کی شہرت میں مزید اضافہ ہوا۔ (مولانا محمد ابراہیم فانی)
- فن اور موضوع کے اعتبار سے تاریخ کی سب سے پہلی منفرد اور شاہکار تصنیف۔ (مولانا محمد ازہر مدیر "الخیر" ملتان)
- "ارباب علم و کمال" دیکھ کر مسرت کی حد نہ رہی۔ مصنف نے اس ناکارہ کی دیرینہ آرزو کی ترجمانی کر دی اور اس دور کے علماء پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ (مولانا عبدالرشید الہندی مکۃ المکرمہ)
- علمی، دینی اور تاریخی اہمیت کی حامل تالیف جس میں سلاست، روانی اور اسلوب کی دلکشی بدرجہ اتم موجود ہے۔ (جناب محمد صلاح الدین مدیر "تکبیر")
- مجھے اس مجموعے نے ایسا کھینچا کہ میں نے کئی ابواب پڑھ ڈالے اور ابھی اطمینان سے پھر پڑھنا چاہتا ہوں۔ (جناب نعیم صدیقی مدیر ترجمان القرآن)
- توصیفی سند CERTIFICATE OF COMMENDATION (نیشنل بک کونسل پاکستان)

مؤتمر المصنفین، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک تحصیل و ضلع نوشہرہ